بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

یوم بدھ

خطبہ نمبر ۳۳

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۰ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۱۱ نبوت ۱۳۴۹ ہش - ۱۱ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۵۹

اخبارِ احمدیہ

رلوہ ۱۰ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ، ثم الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے آمدہ ۹ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و عزیز شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی بابرکت زندگی سے نوازے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

کراچی ۸ نبوت (بذریعہ تار) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید مطلع فرماتے ہیں کہ ٹانگ کے دوسرے آپریشن کے بعد زخم مندمل تو ہو رہا ہے لیکن ابھی ٹانگ میں شدید درد کی تکلیف چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ نبوت ۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم چار ماہ ربوہ سے باہر اپنے بیٹوں کے پاس رہنے کے بعد پچھلے دنوں ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں اب آپ کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

آپ جملہ بھائیوں اور بہنوں کا جنہوں نے آپ کی صحت یابی کے لئے دعا کی شکریہ ادا کرتے ہوئے مکمل صحتیابی کے لئے مزید دعائیں کرنے کی درخواست کرتی ہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا کی محبّت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گُم ہو جاوے

اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ تمہیں خدا کی محبّت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو

"مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کُھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ تمام عمر بھی کشوف اور الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہ چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشقِ صادق کی سی محبّت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے، پیاس سہتا ہے، نہ کھانے کا ہوش ہے، نہ پانی کی پرواہ، نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر، اسی طرح تم خدا کی محبّت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گُم ہو جاوے۔ پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبّت سے کام ہے نہ کشوف سے غرض، نہ الہام کی پرواہ۔ دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذّت اُٹھاتا ہے اسی طرح تم اس کی ذاتی محبّت کے جام بھر بھر کر پیو جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو۔ جب تک انسان اِس امر کو محسوس نہ کر لے کہ مَیں محبّت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اَب عاشق کہلا سکتا ہوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے اور اس جام کو مُنہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے لئے بے قرار و شیدا و مُضطرب بنا لو۔ اور اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کام کے نہیں۔ ایسی محبّت ہو کہ خدا کی محبّت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲)

ولادتِ باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کو بتاریخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم سعید احمد خان صاحب مرحوم ابن محترم کرنل اوصاف علی خان صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

ادارۂ الفضل اِس ولادتِ باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جُملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے، دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اور اس کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شتم صفحہ ۲۵۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے، نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے۔ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اُس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اُسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ صفحہ ۲۵۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاٰی الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ هِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول عند رؤیة الهلال صفحہ ۱۸۲)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا! یہ چاند امن و امان، صحت و سلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ تو خیر و برکت رشد و بھلائی کا چاند بن۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ، فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ: فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا۔

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا الخ صفحہ ۲۵۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو یعنی عید مناؤ۔ اور اگر دھند یا بادل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو یا چاند اس روز ہوا ہی نہ ہو تو شعبان، ورایسی طرح رمضان کے تیس دن پورے کرو۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر تم بادل کی وجہ سے چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

وعدہ جات نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کی

ماہِ نبوّت (نومبر) میں ادائیگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲ ر ماہِ احسان ۱۳۴۹ ہش (جون ۱۹۷۰ء) کے خطبہ جمعہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"ہر وعدہ کنندہ دوست کو صفِ اوّل میں کم از کم دو ہزار روپیہ، صفِ دوم میں ایک ہزار روپیہ اور صفِ سوم میں دو صد روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ادا کرنے ہوں گے۔ باقی رقم اپنی سہولت کے مطابق آئندہ تین سال میں ادا کر سکیں گے۔"

ماہ نومبر شروع ہو چکا ہے۔ لہذا مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہِ رواں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل کے لئے اپنے وعدہ کی رقم مرکز میں جلد ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

خطبہ جمعہ

بعثت حضرت مسیح موعودؑ کا مقصد یہ ہے کہ دُنیا میں حقیقی توحید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے

حجت اسلام کو دُنیا پر پُوری کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اِس کیلئے ضروری ہے

کہ

ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں نصرتِ الٰہی پر یقین رکھیں اور دُعا کو اس کے کمال تک پہنچادیں

مَیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہتا ہوں کہ وہ سوز و گداز اور دِلی تڑپ کے ساتھ دُعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹۔ اخاء ۱۳۴۹ ہش بمطابق ۹۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء۔ بمقام مسجد مُبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد)

حضور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں

" اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ اور پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمینِ ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین! تُو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دُوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی راہ ہی میں کر۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار۔ اور اپنے ہی کامل محبّین میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لئے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تُو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا۔ اور اِس عاجز کے ہاتھ سے حجتِ اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اَب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پُوری کر۔ اور اس عاجز اور اس کے تمام محبّوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے ظلِّ حمایت میں رکھ کر دین و دُنیا میں آپ ان کا متکفّل بن اور سب کو دارالرضا میں پہنچا اور اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین ثم آمین۔"

(الحکم ۶/۱۳ اگست ۱۸۹۸ء انعامات خداوند کریم صفحہ ۱۴۔ بحوالہ الفضل ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں

" اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دُنیا سے اُٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور تیرے موحّد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور تیرے رسول کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچّائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔ اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دُنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

اِن اقتباسات میں جو ابھی مَیں نے پڑھ کر سُنائے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

آپؑ کی بعثت کی غرض

یہ ہے کہ اسلام کی حُجت تمام مخالفینِ اسلام پر پُوری ہو۔ اور اس کے

نتیجہ میں وہ اسلام کے حُسن اور خوبیوں کو جاننے اور پہچاننے لگیں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی توحید انسانوں کے دل میں پیدا ہو جائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور آپؐ کے حسن و احسان کے جلوے بنی نوع کے دل منور کر یں۔ اور پھر آپؑ نے اپنے متبعین کے لئے دعا فرمائی ہے جو اس کام میں آپ مددگار اور معاون بنیں۔

حجتِ اسلام بنی نوع انسان پر پوری کرنا آسان کام نہیں ہے۔ دنیا اسلام کے حسن اور اسلام کے احسان سے واقف نہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید پہچانتے ہی نہیں یا اس کی معرفت ہی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں یا اس کو بے بس اور کمزور سمجھتے ہیں اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی

سے انہیں پیار نہیں۔ دنیا اللہ اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہے ہزار بدظنیاں ہیں، ہزار بہالتیں ہیں۔ جو غلط خیالات اور غلط تصوّرات دل میں جماتی ہیں تعصّبات ہیں، یہ احساس ہے کہ انہیں سُننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو کمزور کرنے اور اس کے حسن کو چھپانے کے لئے بے شمار منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ تمام دنیا کی طاقتیں اسلام کے مقابلہ پر اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ہمارے دل میں بنی نوع کی محبت ہے اسلئے ان کو جہنم کی آگ سے بچانا بڑا اہم اور بڑا ضروری ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم

آپؑ کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے

اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے والے ہوں۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ ہم عاجز اور کمزور رہیں۔ ہمیں اپنی ذات پر یا اپنی طاقتوں پر یا اپنے علم پر یا اپنی فراست پر یا اپنے سمجھنے پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ظاہری لحاظ سے دنیا کی دولت کے مقابلہ میں ہمارے پاس دولت تو یوں کہنا چاہیئے ہے ہی نہیں اور دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ اور دنیا کی تدبیروں کے مقابلہ میں ہماری تدبیر نہایت ہی عاجز اور کمزور ہے۔ اور جہاں تک ہماری ذات اور ہمارے نفس کا تعلق ہے ہمیں اس احساس کو اپنے دلوں میں زندہ اور قائم رکھنا چاہیئے کہ ہم لاشئ محض ہیں اور انتہائی طور پر عاجز ہیں۔ اگر وہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی ہم پر ذمہ داری ہوتی تب بھی ممکن نہیں تھا کہ ہم اس ذمہ داری کو اپنی طاقت سے نبھا سکتے۔ لیکن یہاں تو اس سے کہیں زیادہ ہم پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

یہ کوئی سہل اور آسان کام نہیں

کہ تمام بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت سے بھر دیا جائے۔ اور اس طرح پر اسلام کی حجت کو ان پر پورا کر دیا جائے۔

تیسری بات جو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائی ہے یہ ہے کہ جہاں ہمارے دلوں میں عاجزی اور بے کسی اور بے مائیگی کا احساس ہو اور شدّت کے ساتھ زندہ احساس ہو وہاں ہمیں اس بات پر پختہ یقین رکھنا چاہیئے کہ

اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک اور سرچشمہ ہے

اور کوئی چیز اس کے سہارے کے بغیر قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ اور نہ اس کی مدد اور نصرت کے بغیر حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمزور تو ہیں ہم لیکن اگر ہمارا زندہ تعلق اپنے ربّ کریم سے پیدا ہو جائے تو ہم محض اس کی مدد اور نصرت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایک اور بات بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حصول کے لئے حقیقی دعا کی ضرورت ہے۔ ہم دعا کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اسلئے جو دعا نہیں کرتا وہ اپنے بے نیاز اور غنی خدا سے دُور رہتا ہے۔ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ دعا حقیقی ہونی چاہیئے۔ دعا اپنی تمام شرائط کے ساتھ ہونی چاہیئے لیکن دعا ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

دعا کے مضمون پر بڑی تفصیلی اور گہری بحث

کی ہے۔ ایک فلسفی دماغ کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک عام انسان کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (سورۃ فرقان رکوع آخر) کہ جب تک تم دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پختہ نہیں کرو گے اور اس کی قدرت اور طاقت کو جذب نہیں کرو گے اسوقت تک اللہ تمہاری مدد نہیں کریگا اور جب اللہ تمہاری مدد نہیں کریگا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مختصر سی دعا میں ہم پر یہ واضح کیا ہے کہ اگر ہم اپنے مقصد کو پہچانتے ہیں جو یہ ہے کہ حجتِ اسلام ساری دنیا پر پوری ہو جائے۔ اگر ہم اپنے نفس کی عاجزی اور بے کسی کا احساس رکھتے ہیں، اگر ہم اپنے رب کی کامل طور پر معرفت رکھتے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ جُوتی کا تسمہ ہو یا تمام دنیا میں حجتِ اسلام کو پورا کرنا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ہر دم اور ہر آن اپنی بقا اور اپنی جدّوجہد میں کامیابی اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی قوّت اور اس کی طاقت اور اس کی مدد و نصرت کی ضرورت ہے اسلئے آج میں پھر

اپنے بھائیوں اور بہنوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ وہ دُعاؤں کی طرف بہت متوجہ ہوں اور عاجزانہ طور پر اور عاجزی کے اس احساس کو شدّت کے ساتھ اپنے دل میں پیدا کرکے

اور سوز و گداز کے ساتھ اور ایک تڑپ کے ساتھ محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کی آگ کے شعلوں میں داخل ہو کر وہ اپنے رب کے حضور پہنچنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے پانی سے اس تپشِ محبت کو ٹھنڈا کر دے اور سرورِ محبت عطا فرما دے۔ ہمارے دلوں، دماغوں اور روح میں سرور پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ہے اور جس کی ذمہ داری آج ہمارے کندھوں پر ہے ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔ دنیا ہمیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ ہم سے مخالفت سے پیش آتی ہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ جس چیز کی ہمیں پرواہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کو پائیں۔

دُنیا ہمیں پہچانتی نہیں

اور چونکہ وہ ہمیں پہچانتی نہیں اسلئے ہزار قسم کے جھوٹ ہمارے خلاف بولے جا رہے ہیں۔ ہر شخص اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف زبان دراز کرے اور ہمارے خلاف جتنا چاہے جھوٹ بولے اور دنیا کی سب طاقتیں ہمارے خلاف مجتمع ہو گئی ہیں اور اکٹھی ہو گئی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ اسلام غالب نہ ہو۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ اسلام غالب ہو۔ یہ عیسائی اور یہ مشرک اور یہ دہریہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کہ اسلام کو مغلوب کر دیں اور مغلوب رکھیں۔ اسلام ان پر ضرور غالب آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے۔ لیکن زمین پر اس نے ہم پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم دُعا اور تدبیر کو کمال تک پہنچا کر خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کو اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگیوں میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہم تو صرف اس حد تک کر سکتے ہیں جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذرائع اور اسباب عطا کئے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ لیکن دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک شخص کو

یہ طاقت دی ہے

کہ وہ اس کے حضور جب عاجزانہ جھکے تو گریہ و زاری اور سوز و گداز کو انتہا تک پہنچا کر ایک ایسی آگ اپنے گرد جلا دے اور اس آگ کو اتنا تیز کر دے کہ اس کا نفس باقی نہ رہے۔ اور اپنے اوپر ایک موت وارد کر دے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ایک نئی زندگی حاصل کرنے والا ہو۔ اور اس نئی زندگی پانے کے بعد اسے اس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ملے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے پس

دعاؤں کی طرف بہت ہی توجہ دیں

اور ہماری حقیقی دُعا یہی ہے کہ اے خدا! جیسا کہ تُو نے چاہا ہے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مدد اور نصرت کے ساتھ حجتِ اسلام ساری دنیا پر پوری کرنے والے ہوں۔ اور اسلام کا حسین چہرہ ہمارے وجودوں، ہمارے افعال و اقوال سے نظر آجائے۔ وہ حقیقی توحید کی معرفت حاصل کریں اور سچا عشق اور محبت تیرے ساتھ پیدا ہو جائے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو، آپؐ کے جلال کو اور آپؐ کی صداقت کو اور آپؐ کے حسن و احسان کو پہچاننے لگیں اور اس پہچان اور معرفت کے نتیجہ میں ان کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے معمور ہو جائیں۔

دُعا ہماری زندگی کا، ہماری جدوجہد کا اور ہماری کوشش کا سہارا ہے۔

دُعا کو اپنے کمال تک پہنچاؤ

اپنے ربّ پر پورا بھروسہ رکھو۔ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں ہے۔ اگر اس کی رضا کو پا لوگے، اگر اس کی خوشنودی اور محبت کو حاصل کر لوگے تو دنیا جو چاہے کر لے دنیا کی آج کی طاقت اور کل کی طاقت مل کر بھی تمہیں غلبۂ اسلام سے روک نہیں سکتی اور تمہیں ناکام نہیں رکھ سکتی۔ اپنی انتہائی قربانیاں اپنی انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کرو۔ اور دعائیں کرو کہ وہ اُنہیں قبول کرے اور اپنی مدد و نصرت کا وارث بنائے تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض پوری ہو۔ (اَللّٰھُمَّ اٰمین)

اُمراء کرام و صدر اصحاب کی فوری توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ قریب ہے اخراجات کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے اِس لئے ازراہِ کرم اِن دنوں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرماویں تاکہ جلسہ سالانہ تک آپ کی جماعت کی بجٹ کے مطابق پُوری وصولی ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲؍ اخاء (اکتوبر) میں اسی منشاء مبارک کا اظہار فرمایا ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی وجہ سے چندہ کی وصولی پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے اور سلسلہ کے کام رُکنے نہیں چاہئیں۔ آپ کی ذاتی توجہ کے لئے نظارت ہذا آپ کی بے حد ممنون ہوگی۔

خاکسار محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

دُعا اور ذکرِ الٰہی کی اہمیّت

(شیخ خورشید احمد)

دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت

دعا اور ذکر الٰہی مذہب کی جان ہے دعا اور ذکر الٰہی اسلام اور احمدیت کی روح کا نام ہے یہ قرب الٰہی حاصل کرنیکا ذریعہ ہے اور ہماری دینی و دنیوی ترقی کا وسیلہ ہے بظاہر ہمیں کوئی طاقت حاصل نہیں ساری دنیا ہماری مخالف ہے اور ہمیں مٹانے کے درپے ہے اس حالت میں ہمارے لئے اگر کوئی ذریعہ کامیابی کا ہے اگر کوئی ایسا ہتھیار ہمارے پاس ہے جس سے ہم مخالفین کے حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں تو وہ صرف اور صرف یہی ہے کہ ہم دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ کو اپنی ڈھال بنالیں ہم اس کی حفاظت میں آجائیں اور اس کی تائید و نصرت کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ہمیں اللہ تعالےٰ کی تائید حاصل ہو جائے اگر وہ ہم سے خوش ہو جائے اور ہماری حفاظت کا ضامن بن جائے تو پھر دنیا کی مخالفتیں اور مکر اور حیلے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اور دنیوی مخالفتوں سے ہم کبھی مرعوب نہیں ہو سکتے یہ دعا اور ذکر الٰہی کی طاقت ہی ہے جس کی بنا پر اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفت کی بھڑکتی ہوئی آگ کے درمیان کھڑے ہو کر بڑے یقین اور بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا تھا

"یہ مت خیال کرو کہ خدا انہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر یقین رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے کہ خدا تمہاری آزمائش کرے کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق ہے اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ . . . مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائینگے"

(الوصیت ص۱۱ و ص۱۳)

دنیا شاہد ہے کہ حضور کا یہ ارشاد جو ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے کس طرح پورا ہوا اور بار بار پورا ہوا!

ذکرِ الٰہی کے معنے اور اس کی اہمیت

ذکر الٰہی کے معنے ہیں اللہ تعالےٰ کو یاد کرنا۔ یعنی اس کی صفات کو اپنے سامنے رکھنا ان کو زبان سے بار بار دہراتا اور ان کا اپنے دل پر اقرار کرنا۔ اور دعا کے معنے یہ ہیں کہ ہم انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس کے حضور جھکیں اپنے لاشے محض ہونے کا اقرار کریں اور اس کی صفات کا واسطہ دے کر اسکے حضور اپنی حاجات اور ضروریات پوری کرنے کی درخواست کریں ذکر الٰہی کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے ولذکر اللہ اکبر۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا ذکر ہی سب باتوں سے اور سب ذکروں سے بڑا ہے ایک دوسری جگہ فرماتا ہے:۔ اَلا بذکر اللہ تطمئن القلوب (رعد ع۴) یعنی اس دنیا میں اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے دل کا سکون اور اطمینان حاصل ہو تو اس کا ذریعہ نہ مال و دولت ہے نہ اختیار و اقتدار نہ اولاد اور ذاتی وجاہت ہے اس کا ایک اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے ذکر الٰہی اور دعائیں۔ اس سے انسان کو سچا اور حقیقی اطمینان قلب نصیب ہو سکتا ہے۔

بعض غلط فہمیاں

اس وقت ہم جس زمانہ اور جس دور میں سے گذر رہے ہیں اس میں دعا اور ذکر الٰہی کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان دنیا اور اس کے تمام کاروبار سے الگ تھلگ ہو جائے اور تمام دنیوی ذمہ داریوں سے کنارہ کش ہو کر ذکر الٰہی میں ہی مصروف رہے حالانکہ ایسا کرنا بزدلی اور نکمے پن کی علامت اور زندگی اور اس کی مشکلات سے گریز اور فرار کی راہ اختیار کرنا ہے اور یا پھر بعض لوگ حد درجہ مکار اور عیار ہوتے ہیں وہ ذکر الٰہی کو دنیوی کاروبار کا درجہ دے دیتے ہیں اور پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام دنیوی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے باوجود پھر ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہنا ہی اصلی عبادت ہے۔ حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے۔ جو لوگ دنیا کو چھوڑ کر پھر عبادت کرنا چاہتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے رہبانیت سے منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات تو دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں اتنے ہی وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ ص۹۱)

"وہ ٹٹو کس کام کا کہ جب اس پر بوجھ لادو تو وہ بیٹھ جائے اور جب خالی ہو تو خوب چلے وہ فقیر جو دنیاوی کاروبار چھوڑ کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھاتا ہے ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کردو اور دنیاوی کاروبار چھوڑ دو۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اس کی مثال خود اختیاری موجود ہے تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس بات کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق ادا کرتے ہیں اسی طرح انسان مشاغل میں رہ کر خدا تعالےٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے۔"

(ملفوظات)

ایک دوسرا گروہ ہے جو اس زمانہ میں بھاری اکثریت رکھتا ہے وہ یہ کہتا ہے۔ کہ ذکر الٰہی اور دعا نعوذ باللہ محض عبث اور فضول ہے زندگی پہلے ہی بہت مختصر ہے اور سخت محنت اور جدو جہد کا تقاضا کرتی ہے پھر ہم ذکر الٰہی کرکے اپنے وقت کو (نعوذ باللہ) کیوں ضائع کریں ایسے لوگ کہتے ہیں کہ بھلا یہ بھی کوئی تُک ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ وقفہ وقفہ سے انسان وضو کرے اور پھر مسجد میں جاکر نماز پڑھے اور یوں اپنے وقت کو ضائع کرے؟ ایسے لوگوں کی فطرت اگر کسی وقت دعا اور ذکر الٰہی کی ضرورت کو محسوس بھی کرے تو وہ یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اصل ذکر الٰہی تو دل میں ہونا چاہیئے اگر دل میں کسی وقت دعا کر لی جائے یا ذکر الٰہی کر لیا جائے تو بس یہی کافی ہے ظاہری عبادتوں کو اس کی معین شرائط کے ساتھ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے دراصل ایسے لوگ دہریت کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ دل سے خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ وہ دعا اور ذکر کو فضول قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اس یقین پر قائم ہوتے کہ واقعی ایک حی و قیوم خدا موجود ہے جو قادر و توانا ہے دنیا کی ہر چیز پر اس کا کامل تصرف ہے وہ ہماری عبادتوں کو دیکھتا اور ہماری دعائیں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ تو ہرگز ایسے دہریت کے خیال ان میں پیدا نہ ہوتے

دعا پر زندہ یقین صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے

ان مختلف شیطانی وساوس اور خیالات کے درمیان آج دنیا کے پردے پر صرف جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے

جو دعا پر اور ذکر الٰہی پر زندہ اور کامل یقین رکھتی ہے نہ صرف یقین رکھتی ہے بلکہ اس کے عظیم الشان نتائج اور ثمرات کو بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتی ہے اور علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہے کہ دعا اور ذکر الٰہی ایک عظیم الشان طاقت اور قوت ہے جو پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتی ہے اور سمندروں کو روک سکتی ہے۔

دعا اور ذکر الٰہی کے متعلق وہ اسلامی نظریہ جسے آج عملی طور پر جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے جو احکام دئے ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ہم نمازوں کو ان کی شرائط اور آداب کے مطابق وقت پر ادا کریں اور ان میں پورے انکسار عاجزی اور ادب کے ساتھ اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں اگر خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے تو نماز تہجد کے لئے بھی ہمیں اٹھنا چاہیئے اور رات کی تاریکی میں اپنے آقا و مولیٰ کے حضور جھک کر پورے سوز و رقت اور آہ و زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہیئے اور اسکے بعد پوری دلجمعی پوری توجہ اور محنت کے ساتھ اپنی دنیوی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا چاہیئے مگر ان دنیوی کاموں کے دوران بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہمارے دل و دماغ پر حاوی رہنا چاہیئے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو اس کے احکام اور اس کے منشاء کے خلاف ہو۔ اگر ہم اپنے تمام کام اس نیت اور ارادے کے ساتھ کریں گے کہ ہم محض رضائے الٰہی کی خاطر یہ کر رہے ہیں تو یہ تمام کام بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شامل ہوں گے جس کا وہ ہمیں اجر عطا کرے گا۔

یہ ہے وہ نظریہ جو اسلام پیش کرتا ہے اور جسے اس زمانہ میں عملی رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے رکھا ہے جن جن لوگوں نے اس نظریہ کے مطابق ذکر الٰہی کیا اور دعاؤں پر زور دیا انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس کے عظیم الشان ثمرات کو دیکھا اور محسوس کیا ہے۔

ہماری اہم ذمہ داری

جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت اللہ کے فضل سے آج بھی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گہرا شغف رکھتی ہے اور اس چاشنی اور لذت سے آشنا ہے جو اس کے نتیجہ میں ملتی ہے ان کی آنکھوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہوا ہے کہ وہ کیسے والہانہ رنگ میں دعائیں کرتے تھے اور پھر کس طرح معجزانہ رنگ میں ان کی یہ دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ جس نے یہ مخصوص رنگ دیکھنا ہو وہ آج بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود میں اسے مشاہدہ کر سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود ہماری اپنی زندگیوں میں بھی دعاؤں اور ذکر الٰہی کے مبارک ثمرات کے نمونے کثرت سے موجود ہیں ضرورت اس بات کی ہے اور اس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ ہم جماعت کی نئی پود اور آنے والی نسلوں میں بھی یہی رنگ پیدا کریں ان کے سامنے اپنا نمونہ رکھیں اور انہیں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عظمت ان کی برکات اور ان کی تاثیرات سے بار بار آگاہ کرتے رہیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک کہ وہ بھی اس آسمانی لذت سے جو قلوب کو اطمینان کی دولت بخشتی ہے آشنا نہ ہو جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری اور اسلام کی آئندہ کامیابی اور فتح کا سارا دارومدار صرف ذکر الٰہی اور دعاؤں پر ہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی نصرت کو کھینچ سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات

آخر میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب انہیں غور سے پڑھیں گے اور پھر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

(۱) "دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے۔ جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۵۹)

(۲) "یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور وہ ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ...... اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے یہی دعا اسکے لئے پناہ ہے"۔ (جلد ۷ صفحہ ۱۹۳)

(۳) "میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں ہے کہ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے آسان کر دیتا ہے میں سچ کہتا ہوں دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اسکے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں اور مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچاتی ہے کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی سب سے بڑھکر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے"۔ (جلد ۷ صفحہ ۲۶۵)

(۴) ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا اور دعاؤں کو سنتا ہو ..... بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور جس نے کہا ادعونی استجب لکم۔ تم پکارو میں تم کو جواب دوں گا"۔

(جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

۵۔ "دعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے میں کن الفاظ میں اس لذت اور سرور سے دنیا کو سمجھاؤں۔ یہ تو محسوس کرنے سے ہی پتہ لگے گا"

(جلد اوّل صفحہ ۲۰۰)

(۶) "دنیا کی دولت اور سلطنت رشک کا مقام نہیں رشک کا مقام دعا ہے" (جلد اوّل صفحہ ۲۳۹)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ فیروزہ جہاں اہلیہ چوہدری یعقوب احمد صاحب آف گھٹیالیاں کو ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے نومولود چوہدری رحمت علی صاحب ساکن گھٹیالیاں کی پوتی اور مولوی خدا بخش صاحب مرحوم آف خودم گوجرہ کی نواسی ہے نام نصرت جہاں تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

۲۶ر دسمبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	محترم میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ	محترم مولوی عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

وقت	موضوع	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم	محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں	محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں	محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

۲۷ر دسمبر ۱۹۷۰ء بروز اتوار

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	زندہ خدا	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	احمدیت پر اعتراضات کے جوابات	قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

وقت	موضوع	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

اجلاس شبینہ

وقت	موضوع	مقرر
بعد نماز عشاء	امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم	محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج
	اسلامی عبادات کے مقاصد	محترم سید اعجاز احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ
	سیرت حضرت بلال رضی اللہ عنہ	مکرم غلام احمد صاحب خادم متعلم جامعہ احمدیہ

۲۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء بروز سوموار

وقت	موضوع	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	غلبہ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں	محترم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	وحی و الہام کے متعلق اسلامی نظریہ	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت قرآن	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	تیاری نماز	
۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	

اجلاس دوم

وقت	موضوع	مقرر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

خاکسار قاضی محمد نذیر ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

روزے کے قومی معاشرتی اور اقتصادی فوائد

اسلام کا ہر رکن انسانی فطرت کے تقاضوں کو کما حقہٗ پورا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر رکن ایک خاص افادیت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ قابل عمل بھی ہے۔ اسلام کے پیرووں کی تشفی کرتے ہوئے رب قدوس نے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ ہم کسی شخص کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتے۔ علاوہ ازیں یہ حقیقت بھی ناقابل فراموش رہے کہ اسلام کے ہر اصول کی حیثیت ہمہ گیر ہے اور اس کو کسی خاص انسانی گروہ سے کسی طرح کا اختصاص نہیں ہے۔ بلکہ تمام عالم کو دعوت دیتا ہے اور ہر زمانے کے لئے بدرجہ اتم آمادہ رکھتا ہے اسی حقیقت کے پیش نظر ذیل میں روزہ پر چند پیراگراف قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

روزہ اسلام کی عبادت کا تیسرا رکن ہے۔ عربی میں اس کو صوم کہتے ہیں جس کے لفظی معنے رُکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ بعض مفسرین کی تفسیروں کے مطابق قرآن میں اس کو کہیں کہیں صبر بھی کہا گیا ہے جس کے معنے ضبط نفس ثابت قدمی اور استقلال کے ہیں۔

انسان کی ہر قسم کی روحانی بد بختیوں اور ناکامیوں کے علل و اسباب کی اگر تحلیل کی جائے تو آخری نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ دنیا میں مختلف ضرورتوں کا محتاج ہے وہ مختلف اغراض کا پابند ہے اس کے دل کی کوئی جنبش اور عضو کی کوئی کوشش ضرورت اور غرض سے خالی نہیں اس لئے ہماری ہر قسم کی آلودگیاں صرف ایک ہی علت کا نتیجہ ہیں۔ ضرورت اور غرض اور یہی دنیا میں فتنہ و فساد کا منبع ہیں۔ روزہ ان کی خواہشات اور اغراض پر قابو رکھنے کا نام ہے۔ اور دوسروں کی ضرورتوں کا احساس اور احترام۔ اس سے انسانی ہمدردی کے جذبات نشوونما پاتے ہیں یہاں صبر کی تشریح قدرے تفصیلاً بیان کی جاتی ہے جس کے لغوی معنے روکنے اور سہارے کے ہیں یعنی نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور اس کو اپنی جگہ ثابت قدم رکھنا اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر اور مقصود پر جمے رہ کر کامیابی کے وقت کا انتظار کرنا۔ مصیبتوں اور مشکلوں میں بے قراری نہ پیدا ہونے دینا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ کا حکم سمجھ کر خوشی خوشی جھیلنا ایسے ہی لوگوں کی قرآن حکیم شرح فرمائی ہے۔

وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَہُمْ (حج ۵۴)

(اور جو مصیبت میں صبر کریں) صبر منزل مقصود کی راہ میں جو مشکلیں اور خطرے پیش آئیں ان کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔ قصور معاف کرنا اور درگزر کرنا تحمل اور برداشت کا اعلیٰ درجہ ہے یہ صبر کی وہ قسم ہے جو اخلاقی حیثیت سے بڑی پامردی اور بہادری ہے۔ مسلمانوں کو اس بہادری کی تعلیم بار بار دی گئی ہے اشخاص اور قوموں کی زندگی میں سب سے نازک موقعہ وہ آتا ہے جب وہ کسی بڑی کامیابی یا ناکامی سے دوچار ہوتی ہیں اس وقت نفس پر قابو رکھنا اور ضبط سے کام لینا مشکل ہوتا ہے۔ مگر یہی ضبط کا اصلی موقع ہوتا ہے۔ اور اس سے قوموں میں سنجیدگی وقار اور کیریکٹر کی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

قومی پہلو

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اسلام کا ہر اصول ہمہ گیر ہے جس کی افادیت تاقیامت رہے گی روزہ قومی لحاظ سے ایک موثر تربیت ہے۔ زمانہ جدید کے ذرائع رسل و رسائل کے باوجود روزہ کی اہمیت اپنی جگہ قائم و دائم ہے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمیں دو مرتبہ ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا جہاں ایک مرتبہ جنگ کی صورت حال کے پیش نظر سات آٹھ گھنٹے تک پینے کا پانی میسر نہ آسکا اور ایک موقعہ پر ذرائع آمد و رفت میں خلل ہونے کی وجہ سے ایک وقت کا کھانا تقریباً چار گھنٹے دیر سے پہنچا روزہ بھی پیاس اور بھوک کو برداشت کرنے کی مشق ہے۔ علاوہ ازیں کھانا کھانے کے فوراً بعد جب نیند کا خاصہ غلبہ ہوتا ہے تراویح کی ادائیگی میں جاگتے رہنا اور پھر سحری کے لئے گہری نیند سے بیدار ہونا اس چیز کی مشق ہے کہ اگر خدانخواستہ دشمن کا رات کے وقت اچانک حملہ ہو جائے تو ہر شخص اپنے اوسان خطا کئے بغیر حالات سے نپٹ سکے۔

روزہ کا طبی پہلو

بر خیال کے ماہرین طب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تقریباً تمام بیماریوں کی وجہ معدہ کی خرابی ہوتی ہے۔ روزہ ان ہی خرابیوں کا علاج ہے جس طرح کہ ہر مصنوعی مشین کو آرام کی ضرورت ہے اسی طرح انسانی مشین کو بھی سکون کی ضرورت ہے جسم کے ہر عضو کو ہر روز کچھ نہ کچھ آرام مل جاتا ہے۔ مگر معدہ نیند کی صورت میں بھی باقاعدہ اپنا فرض انجام دیتا ہے اس لئے خالق کائنات نے روزہ کو مذہبی فریضہ قرار دے کر معدہ کے آرام کا انتظام فرما دیا۔ اسی لئے فرمایا تم پر رمضان کے روزے فرض کئے گئے جس طرح کہ پہلی قوموں پر فرض تھے۔ زمانہ حالی

لائل پور شہر میں قاعدہ یسرنا القرآن کریم میڈیکل ہال اور پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسی بھوانہ بازار سے خرید فرمادیں

مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز

(از مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کو سال نو مبارک ہو۔ مومن کا ہر قدم پہلے قدم سے ہمیشہ آگے ہی پڑتا ہے۔ الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل ترقی کے راستہ پر گامزن ہے یہ امر خوشکن ہے۔ کہ گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجالس خدام الاحمدیہ کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی اور مجموعی تعداد پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ یہ بات ہر خادم کے لئے فخر کا موجب ہے لیکن اس فخر کے نتیجہ میں بجائے سست ہو جانے کے ہمارا قدم سرعت کے ساتھ ترقی کی طرف بڑھنا چاہیئے تا خدام الاحمدیہ جماعت کی ریڑھ کی ہڈی اور فعال حصہ ثابت ہو کر غلبہ اسلام کے عظیم مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

زمانہ سرعت کیساتھ بدلتا چلا آرہا ہے۔ اب ہم اس آخری جنگ کے میدان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جس کی خبر رسول کریم صلی علیہ وسلم نے دی ہے۔ شیطان کی فوجیں اپنے وسیع سامانوں اور بڑی تنظیم کے ساتھ اسلام پر حملہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ اس حملہ کا توڑ ہیں اخلاص۔ قربانی اور عرش الٰہی کو ہلا دینے والی دعاؤں کے ذریعہ سے کرنا ہوگا۔ مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ صرف ظاہری تعداد اور جتھے کسی کام نہیں آتے۔ جب تک اس کے ساتھ اخلاص۔ قربانی اور روحانیت شامل نہ ہو اور یہ چیزیں بذات خود ایک روحانی پیشوا کی مقتضی ہیں

یہ زمانہ جس میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ نہایت ہی اہم زمانہ ہے۔ یہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند مسیح موعود جس کو حضور علیہ السلام نے اپنے سلام کے لئے خاص طور پر چنا کا بابرکت زمانہ ہے اللہ تعالےٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ کسی اور کے سپرد نہیں کیا۔ تیرہ سو سال کے بعد دنیا کی ہدایت کے لئے جسے اللہ تعالےٰ نے مبعوث کیا اور جس کے ساتھ اسلام کی فتح وابستہ کر دی۔ اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مزید برآں ہمیں خلافت حقہ کے ذریعہ اتحاد و تنظیم کی مضبوط لڑی میں پرو دیا ہے اور اب یہ مقدس سپہ سالار قدوسیوں کے گروہ کو غلبہ اسلام کے عظیم مقصد کے حصول کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ بس حسن نیت اور بشاشت قلبی کے ساتھ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت۔ اس کی جملہ تحریکات کو کامیاب بنانا اور مجلس کی طرف سے مجوزہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانا ہر خادم احمدیت کا فرض اولین ہے۔ قوموں کی ترقی میں نوجوانوں کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ نوجوانی ایک جوش اور ولولے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور یہی کام کرنے کا وقت ہے۔ خدمت دین اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا میدان خالی ہے۔ اس کے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبات و تقاریر میں یہ امر واضح فرما دیا ہے کہ ہمارا ماضی نہایت ہی روشن اور مستقبل درخشاں ہے۔ اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے یہ قطعی اور یقینی امر ہے۔ کہ اسلام اب آگے ہی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ اب اسلام کے ہی غالب ہونے کی باری ہے۔ غلبہ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ یہ انشاء اللہ اب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکے گا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس آخری غلبہ کے قریب تر لانے میں سعی کرتا رہتا ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا :۔

"اس بات کا خیال جانے دو۔ کہ تم پر کتنے بوجھ ہیں۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہاری اس زندگی میں کتنے بڑے کام سرانجام پائے جاتے ہیں۔ اس مختصر زندگی میں اگر تم کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو۔ تو تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہے"

(الفضل یکم ستمبر ۵۰ء)

نیز آپ نے جماعت کے قیام کے مقصد کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا :۔

"پس یاد رکھو کہ تم ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑے کئے گئے ہو اشاعت دین کی روح کو زندہ رکھنا اور پہلے سے بھی زیادہ غیرتمند اور دینی جذبہ رکھنے والے نوجوان پیدا کرنا تمہارا کام ہے۔ اسلام کی روح کو تازہ رکھو۔ اور محمدی نور کو پھیلاتے رہو۔ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلعم کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور دنیا کی ایسی کایا پلٹ جائے کہ خدا کی بادشاہت جیسا کہ آسمان پر ہے۔ زمین پر بھی قائم ہو جائے کوشش اور جدوجہد کے ساتھ دعائیں بھی کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور اتنے گڑگڑاؤ۔ کہ اللہ کے فرشتے تمہاری مدد کو اتر آئیں۔

(الفضل مطبوعہ ۲۰ نومبر ۶۵ء)

میری تمام خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ اپنے مقصد عظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے گذشتہ سال کے کام کا جائزہ لے کر نئے عزم اور ہمت کے ساتھ اپنی جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ سلسلہ کی خدمت کا تہیہ کر لیں اپنے حوصلوں کو بلند کریں سستی اور غفلت کو چھوڑ کر اپنے اندر چستی پیدا کریں۔ اور جماعت کی مزید مضبوطی اور تقویت کا باعث اور مفید وجود ثابت ہو کر حسنات دارین کے وارث بنیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یاد رکھنے کی باتیں

یہ انتہائی خوبصورت کتابچہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک پر احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے شائع کروایا ہے سال کے بعد ہر بچے اور بچی سے اس کا امتحان لیا جائے گا۔ ہدیہ صرف ۲۰ پیسے۔

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی دیگر مطبوعات مثلاً دینی معلومات۔ احادیث الاخلاق مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔ مشعل راہ۔ مکتبہ الفرقان کی تمام مطبوعات۔ رسالہ الفرقان اور ریویو کی پرانی نایاب جلدیں رسالہ خالد کا دورہ افریقہ نمبر۔ تفسیر کبیر کی نایاب جلدیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دیگر کتب مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہم سے رجوع فرما دیں۔

نوٹ: ہر قسم کا کاغذ اور لفافہ (تھوک و پرچون) بھی مل سکتا ہے۔ حمیدیہ بک ایجنسی ۱۸ کوالٹی ٹریڈنگ جدید ربوہ

درخواستہائے دعا

۲۔ محترم شیخ صالح محمد صاحب انگلینڈ اور انکی اہلیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں ان دونوں کی صحتیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا عزیز وحید احمد نعیم پونے دو سال شدید بیمار چلا آرہا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ عزیز کے پیٹ میں کیڑے ہیں اور بخار بھی آتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید ربوہ۔)

هو الشافی

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ مسے۔ درد۔ جلن کھجلی۔ اخراج خون وریح وغیرہ کیلئے

PILESCURE ● پائلز کیور

فالج۔ لقوہ۔ اعصابی دردیں۔ دیگر ہر قسم کی دردوں کیلئے پینز کیور ● PAINSCURE

دمہ کیلئے استھما کیور ASTHMACURE

ہر تین ادویہ کے صرف چار کیپسولز سے تینوں بیماریوں کا فوری اور مکمل علاج۔

ہر دوا کے ایک کورس کی قیمت ۱۰/- روپے صرف

پیشکردہ:۔ کیوبو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ ۳ کرشن بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

تقسیم کنندگان۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ۔

سرمہ ممیرا خاص ککرے، دھند جالا۔ پانی بہنا آنکھوں کی سرخی چھپروں کی خارش کا دشمن قیمت ۳ ماشہ ایک روپیہ

بیوٹی لوشن موسم سرما کا خاص تحفہ کیل۔ چھائیاں اور چہرہ کے بدنما داغ دور کرنے میں یکساں مفید قیمت فی شیشی ایک روپیہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

بقیہ صفحہ ۸

میں بھی ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں روزے فرض ہیں

معاشرتی پہلو

بہت کم ایسی آنکھیں اور دل ہیں جو دوسری آنکھ میں آنسو دیکھ کر اسی طرح کی کیفیت میں مبتلا ہو جائیں دخونی رشتے کا تعلق علیحدہ ہے) جب زخم ہو درد کی شدت وہی جانتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی حالت بھوکا اور پیاسا ہی سمجھ سکتا ہے۔ روزہ دار کو بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے اور غریبوں ناداروں اور بیکسوں کے ساتھ جذبۂ ہمدردی پیدا ہوتا ہے۔ یہ جذبہ ایک اعلیٰ معاشرے کی زینت ہے علاوہ بریں افطار پارٹیاں منعقد ہوتی ہیں جن سے اتفاق اتحاد بڑھتا ہے

اقتصادی پہلو

ماہرین اقتصادیات کی رائے ہے کہ کسی قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ترقیاتی منصوبے ضروری ہیں ان منصوبوں کو قوم کے اندرونی اور بیرونی ذرائع مدنظر رکھتے ہوئے بنایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ ان منصوبوں کے اکثر حصہ اجزاء مفروضوں پر مبنی ہوتے ہیں اس لئے کئی دفعہ متوقع نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جن ذرائع سے آمدنی ہوتی ہے (مثلاً مختلف ٹیکس وغیرہ) ان میں ہیرا پھیری اور اعراض ہونا ممکن ہوتا ہے۔ لیکن رحمت عالم نے وحی کے ذریعے مسلمانوں کو تقریباً چودہ سو برس قبل ایک مجسم اور مکمل منصوبہ عطا فرمایا۔ جس کی آمدنی کے ذریعہ کو روحانی غذا کی زنجیر میں منسلک فرما دیا تاکہ اس کی ادائیگی کمال شرح صدر سے ہو نہ کہ بجد مجبوری اس سے قلب میں انبساط اور عمل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس منصوبہ کی میعاد ایک برس ہے مگر اسے نفع در نفع کے اصول پر دائمی طور پر جاری رکھا جا سکتا ہے۔ اس ذریعہ آمدنی یا ٹیکس کا اسلامی نام فطرانہ ہے۔ جس کا لغوی مطلب روزہ کا صدقہ ہے اس ٹیکس کی شرح موجودہ گندم کے نرخ کے مطابق تقریباً ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے

اس کے واجب ہونے کا ایک اور راز بھی ہے یعنی روزہ جتنا مخفی عبادت ہے فطرانہ اتنا ہی ظاہر اور صاف ہے یعنی کوئی روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن فطرانہ ضرور ادا کرے گا۔ اس کے علاوہ جن بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے فطرانہ ان کا بھی لازمی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقم وصول ہو جائے۔ تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ اس منصوبے کی وضاحت کی غرض سے ذیل میں اعداد و شمار درج کئے جاتے ہیں تاکہ اس سے حاصل ہونے والے سرمائے کا اندازہ لگایا جا سکے۔

روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ 9/48 ۱ سے مطابق پاکستان کی آبادی مندرجہ ذیل تھی

	ہزار	لاکھ	کروڑ
مشرقی پاکستان	۳۱	۲۴	۶
مغربی پاکستان	۶	۶۴	۵
میزان	۳۷	۵۶	۱۲
دو سال میں (۶۹-۷۰) آبادی میں	۵	۳۰	۰
تقریباً اضافہ	۳۷	۳۶	۱۲

مندرجہ بالا آبادی سے اگر صرف آٹھ کروڑ پر فطرانہ واجب ہو جو یقیناً ہوگا تو ہمیں اس طرح بارہ کروڑ روپے کی کثیر رقم مہیا ہو سکتی ہے۔ جہاں تک وصولی کا تعلق ہے گاؤں میں نمبردار اور شہروں میں بی ڈی ممبران اس فرض کو بآسانی انجام دے سکتے ہیں۔ (ماخوذ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

ضرورت سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

ماہوار الاؤنس -/۲۵۰ روپے۔ شرائط گریجویٹ۔ انتظامی قابلیت
سرکاری ملازمت سے ریٹائر شدہ دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ محکمہ تعلیم کے سابق کارکن کو ترجیح۔ درخواستیں ۱۵/۱۲ تک بتوسط مقامی امیر جماعت بنام ناظر تعلیم ربوہ
(ناظر تعلیم ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب بھٹی خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ شہر مورخہ یکم نومبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم احمدیت کے شیدائی تھے سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند اور دعا کرنے والے بزرگ تھے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنات نعیم میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (عبد العزیز خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ)

رمضان المبارک کا تحفہ

سب کی پسند نماز مترجم
مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد
آج ہی منگوا کر۔ مسنون دعائیں جمائی نماز اور آسان ترجمہ یاد کر کے رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں
ملنے کا پتہ مکتبہ فیض عام ربوہ

الفضل میں اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ھوالشافی

مردوں کی خاص ادویات
جنرل ٹانک = دماغی۔ اعصابی کمزوری کیلئے -/۲-۲۵ ام
سپیشل ٹانک جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ چہرہ کی زردی کمی خون کانوں میں شائیں شائیں کیلئے ۱/۵، ۲/۷۵
سپیشل کورس۔ مردوں کی ہر قسم کی کمزوری کا علاج ۱۰/
وی جووینی نیٹنگ کورس۔
REJUVENATING-COURSE
بھرپور جوانی واپس لانے کیلئے طاقت اور قوت کا خزانہ = -/۲۰
پیش کردہ۔ کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہ دین قائد اعظم
تقسیم کنندگان۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے
مینیجر

سرگودہا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودہا سے لاہور	۳-۴۵ صبح	۵--	۶--	۸-۱۵	۹-۱۵	۱۰--	۱۱--	۱۱-۴۵	۲-۴۵	۳-۴۵	۴-۴۵
لاہور سے سرگودہا	۳-۳۰ صبح	۵-۳۰	۷-۱۵	۸-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۵	۲-۳۰	۲-۴۵	۳-۱۵	۴--	۸-۳۰ رات

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸-۳۰ بجے چلایا گیا ہے
نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایم اے ظفر)

ھوالشافی
بے بی ٹانک
BABYTONIC

جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان تحریر فرماتے ہیں
"آپ کی تجویز کردہ دوا "بے بی ٹانک" دونوں بچوں کو استعمال کرا رہا ہوں۔ حیرت انگیز اثر کیا ہے۔ دونوں نے پہلے روز سے مٹی کھانا ترک کر دیا"
قیمت -/۳ روپے اور ۱/۲۵ روپے صرف
پیش کردہ۔ کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہ دین قائد اعظم لاہور
تقسیم کنندگان۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

ھوالشافی
بواسیر
(ہر قسم)
نہایت سہل۔ زود اثر۔ مجرب
قیمت دس روپے علاوہ محصول ڈاک
شرکت خادمانی بھیرہ (ضلع سرگودہا)
ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بائیوکیمک ڈاکٹری کورس

بذریعہ ڈاک سیکھ کر معقول آمد اور معزز پیشہ اختیار کریں۔ مدت کورس تین ماہ تعلیمی قابلیت مڈل یا اس کے برابر کامیاب ہونے پر ڈی۔ بی۔ ایم ڈپلومہ مہیا کیا جاتا ہے قیمت مکمل کورس ۵۰/ روپے
ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو
ناظم مجاہد بائیوکیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد گوجرانوالہ

مرغی خانہ
کھولنے کے لئے
ہماری وائٹ لیگھارن مرغی جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے کے چوزے خرید فرمائیں
(۱) یک روزہ چوزے (مکس MIX) -/۱۵۰ روپے سیکڑہ
(۲) یک روزہ مرغیاں -/۹۰ فی ۱۰۰ روپے
(۳) یک روزہ مرغ
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

کمل فائدہ کی یقینی دوائی کے ساتھ
ہماری
مجرب دوائیں استعمال کیجئے

○ کمزور بچوں کیلئے اکسیر اعظم بے بی ٹانک ۲/۵
○ مستورات کی جملہ تکالیف کیلئے آب حیات فیملی ٹانک مکمل کورس ۱۶/
○ مردانہ طاقت کی خاص ایجاد سپیشل ڈراپس -/۶
○ دماغی اور اعصابی طاقت کے لئے اکسیر پور برین ٹانک ۲/۵
○ بواسیر خونی و بادی کا مکمل کورس ریو پائلز کورس -/۸
مایوس و پریشان مریض تفصیلی علامات لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

جبوب مفید اٹھرا مرضِ اٹھرا کا شافی علاج قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۰ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر بہت جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں
(منیجر الفضل ربوہ)

ماہ رمضان المبارک

امسال بھی تاج کمپنی لمیٹڈ بڑی خوشی سے اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں، حمائلوں اور دیگر اسلامی مطبوعات پر ماہ رمضان المبارک کی رعایت دینے کا اعلان کرتی ہے
یہ رعایت یکم اکتوبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی،

کتاب خیر و برکت جدید برائے ۱۹۷۱ء آج ہی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے۔ اس میں تاج کمپنی کے طبع شدہ تمام قرآنوں کی تفصیل اور ہدیے درج ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ
ڈاکخانہ تاج کمپنی، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

سیمنٹ بلاک

سیمنٹ بلاک سے بنے ہوئے مکان کو بار بار مرمت کرانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس پر کلر کا اثر نہیں ہوتا اور کفایت بھی رہتی ہے۔
اعلیٰ قسم کے سیمنٹ بلاک ہم سے حاصل کریں۔
غوری کنسٹرکشنز
دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرضِ اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس ۲۰ روپے
فی تولہ دو ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۴۸۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

ضرورت ہے

اچھے سیلزمین درکار ہیں۔ ادویات کے علاوہ کسی اور لائن میں تجربہ رکھنے والے نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اچھی شخصیت کے مالک ذہین اور محنتی میٹرک پاس نوجوانوں کو بھی ہم خود ٹریننگ دے کر MEDICAL REPRESENTATIVE مقرر کر دیتے ہیں معقول معاوضہ، تیز رفتار ترقی اور شاندار مستقبل کے لئے ہماری سیل فورس SALE FORCE میں شامل ہوں۔
سیلز منیجر کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ و ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۴۵۲۳
پر تشریف لا دیں
گھر ملک عبد اللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶ گھر ملک محمد حنیف فون ۶۲۵۱۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون ۳۸۰۸

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ**

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بُخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"چوتھی بات روزے اور تقوےٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات بھر جگاتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی اور صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اسکو کچھ ملے گا بھی یا نہیں اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب مؤذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اس طرح گزارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اُٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک مٹانے کا وقت ہر لحمے قریب آرہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن جب امیر خدا تعالےٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا خیال ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور سخاوت اس کو تقوےٰ کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔ تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اُٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ ۱۲ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔

پس رمضان میں بخیل کا بُخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا تعالےٰ کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسان جو جزوِ ایمان ہے اس سے کام لینے کا خوگر ہو جاتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۳ رجنوری ۱۹۶۵ء)

داخلہ ایم۔ اے عربی

تعلیم الاسلام کالج میں ایم۔ اے عربی (ہفتہ ائیر) کلاس میں ابھی داخلہ کی گنجائش ہے۔ اگرچہ پڑھائی شروع ہو چکی ہے تاہم اس کلاس میں داخلہ لینے والے امیدوار طلباء اور طالبات فوری توجہ کریں۔ ہمارے ایم۔ اے عربی کے نتائج جب سے یہ کلاس جاری ہوئی ہے بفضلہ تعالےٰ سو فیصد رہے ہیں۔ طالبات کے لئے کالج میں پردہ کا باقاعدہ انتظام ہے نیز ہوسٹل جامعہ نصرت میں رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ فوری داخلہ لیں تاکہ پڑھائی کا مزید حرج نہ ہو۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ رفتح ۱۳۴۹ ہش (مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ ردسمبر ۱۹۷۰ء) بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز ٭

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستِ دعا

میری نانی جان (اہلیہ صاحبہ خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی مرحوم) اچانک شدید بیمار ہو گئی ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ نقاہت بڑھتی جا رہی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

شیخ جمیل احمد رشید
۸۲۔ ڈی گلبرگ۔ لاہور

ضروری اعلان

عبدالعزیز طاہر متعلم درجہ سادسہ جامعہ احمدیہ سے بلا اجازت و اطلاع غیر حاضر ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً حاضر ہو جاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴